قسمتوں کا لکھا از قلم ربیعہ ملک

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

قسمتوں کا لکھا

از قلم

ربیعہ ملک

www.novelsclubb.com

قسمتوں کا لکھا

از

ربیعہ ملک

قسط نمبر#7

اب کیسی ہے تمہاری طبیعت بیٹا؟؟؟؟؟زاہد صاحب نے انابیہ سے پوچھا جو ابھی ابھی نیچے ائی تھی۔۔۔۔۔

میں تو بلکل ٹھیک ہوں پاپا۔آپ اتنے پریشان نہ ہو۔۔۔۔۔۔۔انابیہ نے اُنھیں مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔وہ کافی فریش لگ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

اب کوئی ایسی ویسی چیز مت کھانا جسے تمہاری صحت زیادہ بگڑے۔۔۔۔۔۔وہاب نے ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھتے ہوئے کہا تو انابیہ نے اپنا سر ہلا دیا۔۔۔۔۔ناشتے کے بعد وہ تینوں آفس کے لیے نکل گئے۔۔۔۔۔۔۔۔

وہاب اس وقت اپنے کیبن میں بیٹھا تھا جب وقاص اندر داخل ہوا۔۔۔۔۔

سر یہ پیپرز اپنے ریڈی کروانے کے لیے کہے تھے۔۔۔۔۔وقاص نے اسکے سامنے پیپرز رکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

ہمم۔۔۔۔ٹھیک ہے تم جاؤ لیکن اس کی بھنک باہر کسی کو نہیں پڑھنی چاہیے۔۔۔۔۔۔۔۔وہاب کے کہنے پر وہ سر ہلاتا باہر چلا گیا۔۔۔۔جبکہ وہاب پیپرز کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔اُسنے پیپرز اٹھائے اور کچھ سوچتے ہوئے سائن کر دیے۔۔۔۔۔۔یہ رشتہِ جتنی جلدی ہو

www.novelsclubb.com

سکے ختم ہو جانا چاہیے۔۔۔۔۔۔وہاب نے پیپرز فائل میں رکھتے ہوئے کہا اور دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔

صائم اس وقت اپنے موبائل پر انابیہ کی تصویر نکالے بیٹھا تھا۔۔۔جب اسکے سامنے ماضی کی یاد لہرائی۔۔۔۔۔۔۔

"صائم آپکو پتہ ہے ٹائم کیا ہو رہا ہے۔۔۔اپنے وعدہ کیا تھا کہ مجھے مووی دیکھنے لے کر جائے گے اور پھر ڈنر بھی ہم میرے فیوریٹ ریسٹورانٹ میں کرے گے۔۔۔۔لیکن آپکو شاید وعدہ کرکے توڑنے کا شوق ہے۔۔۔۔۔۔۔۔انابیہ نے اُسے دیکھتے ہوئے غصے میں کہا جو ابھی ابھی آفس سے آیا تھا۔۔۔۔۔

اوہ۔۔۔انابیہ اچانک مجھے بڑے پاپا نے ایک میٹنگ ہینڈل کرنے کے لیے کہہ دیا۔۔۔۔صائم نے لیٹ انے کی وجہ بتائی۔۔۔۔۔

ایسی کونسی میٹنگز ہے آپکی جو مجھ سے زیادہ ضروری ہے بتائے مجھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔انابیہ نے اپنی کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

تم سے زیادہ ضروری تو میں خود نہیں ہوں میرے لیے۔۔۔۔۔۔۔صائم نے

مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔۔

بس بس رہنے دے۔۔۔میں اب آپسے ناراض ہوں اور یاد رکھیے گا اس دفعہ میں اتنی آسانی سے ناراضگی ختم نہیں کروگی۔۔۔۔۔۔انابیہ نے اُسے وارن کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔۔

یار انابیہ اچھا ناراض تو نہیں ہونہ۔۔۔۔۔۔تمہاری ناراضگی ہینڈل کرنا بہت مشکل ہے۔۔۔۔۔۔صائم نے مووی ٹکٹس اسکے سامنے لہراتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔جبکہ ٹکٹس کو دیکھ کر انابیہ کا غصّہ فوراً ہوا ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔

صائم مجھے لگا آپ بھول گئے ہیں۔۔۔اور میں فضول میں ہی یہاں آپکے انتظار میں بیٹھی ہوں۔۔۔۔۔۔انابیہ نے نرم پڑھتے ہوئے

کہا۔۔۔۔۔۔۔

انابیہ تم سے کیا گیا ہر وعدہ مجھے ہمیشہ یاد رہتا ہے۔۔۔اس لیے اس چھوٹے سے

ناک پر اتنا غصّہ نہ سجایا کرو۔۔۔۔۔۔میں فریش ہو کر آتا ہوں پھر چلتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔صائم نے انابیہ کا ناک دباتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔

صائم۔۔۔۔۔ چھوڑے مجھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔انابیہ کے چلانے پر وہ فوراً وہاں سے بھاگا جبکہ انابیہ بھی اسکے پیچھے لپکی۔۔۔۔۔۔۔اب انابیہ اُسے پکڑنے میں ہلکان ہو رہی تھی جبکہ صائم اپنے کمرے میں گھس کر اُسے لوک کر چکا تھا۔۔۔۔۔۔۔"ماضی کی یادیں دھندلی ہوئی تو اُسے اپنا چہرہ بھیگا ہوا محسوس ہوا۔۔۔۔۔۔۔

انابیہ۔۔۔۔۔۔صائم نے اسکی تصویر کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔

میں تمہاری ناراضگی برداشت نہیں کر سکتا تھا۔۔۔۔۔لیکن میری بدقسمتی دیکھو میں نے خود ہی تمہیں ناراض کر دیا۔۔۔میں نے خود تمہیں اپنے ہاتھوں سے کھو دیا۔۔میں تمہیں بُہت مس کرتا ہوں انابیہ۔۔۔۔۔۔تمہاری یادیں میری جان لے لے گی۔۔۔۔۔۔۔۔اور یہ سوچ میرا دل زخمی کر دیتی ہے کہ تمہارے نام کے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ساتھ کسی اور شخص کا نام جڑ گیا ہے۔۔۔۔۔۔میں تمہیں ایک دفعہ کھو چکا ہوں لیکن اب نہیں مجھے چاہے کچھ بھی کرنا پڑے میں تمہیں حاصل کر کے رہو گا کیوں کہ تم بچپن سے ہی صرف میری ہوں۔۔۔۔۔انابیہ صرف صائم کی ہے۔۔۔۔۔۔صائم نے کہتے اپنے آنسوں صاف کیے اور اپنے آفس سے نکلتا باہر چلا گیا۔

انابیہ صوفے پر بیٹھی اُسے دیکھنے میں مصروف تھی جو لیپ ٹاپ سامنے کھولے آفس کا کوئی کام کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔

انابیہ کو اس وقت بہت بھوک لگ رہی تھی لیکن اکیلے کچھ کھانے کا اُسکا دل نہیں کر

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

رہا تھا۔۔۔پر وہاب سے پوچھنا صرف بیوقوفی تھی۔۔۔۔۔۔۔اس لیے وہ چپ کر کے سونے کے لیے لیٹ گئی۔۔۔۔۔۔۔

وہاب نے انابیہ کو کمبل لیتا دیکھ فائل سے وہی divorce پیپر ز نکالتے ہوئے اپنے لاکر میں رکھ دیئے اور لیپٹاپ بند کرتا وہ بھی سونے کے لیے لیٹ گیا۔۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد جب انابیہ کو بھوک کی وجہ سے نیند نہ ائی تو اُسنے اٹھ کر دیکھا وہاب سو چکا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اب کیا کرو میں مجھے بُہت بھوک لگی ہے۔۔۔۔انابیہ نے اپنے پیٹ میں ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔اور کمرے سے باہر نکل گئی۔۔۔۔۔

انابیہ نے ایان کے کمرے کا دروازہ ناک کیا تو اُسے اندر سے آواز آئی۔۔۔۔

کون ہے؟؟؟؟؟

ایان میں ہوں۔۔۔آپ سو تو نہیں گئے۔۔۔۔۔۔انابیہ نے اُسے پوچھا جبکہ انابیہ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کی آواز سن کر وہ فوراً دروازہ کھولتا باہر آیا۔۔۔۔۔۔

کیا ہوا angel۔۔۔ تمہاری طبیعت ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ایان نے اُسے اس وقت یہاں دیکھ کر فکر مندی سے پوچھا۔۔۔۔۔

اوہو۔۔۔۔میں بلکل ٹھیک ہوں ایان۔۔۔وہ دراصل مجھے بُہت بھوک لگی ہے۔۔۔وہاب بھی سو گئے ہے۔۔۔۔اور میرا اکیلے کچھ کھانے کا دل نہیں ہے۔۔۔۔آپ کھائے گے میرے ساتھ۔۔۔۔۔۔۔انابیہ نے اُسے دیکھتے ہوئے پوچھا تو وہ مسکرا دیا۔۔۔۔

بلکل میں بھی ابھی پیٹ پوجا کا ہی سوچ رہا تھا۔۔۔۔چلو کچن میں چل کر دیکھتے ہیں کیا رکھا ہوا ہے۔۔۔۔۔ایان کہتا کچن کی

جانب چل دیا جبکہ انابیہ بھی اسکے ساتھ چل دی۔۔۔۔۔

کیا کھاؤ گی angel۔۔۔۔۔۔سانڈوچ۔۔۔۔۔میکرونی یا پھر

نوڈلس۔۔۔۔۔ایان کے پوچھنے پر اُسنے اپنی آنکھیں کھول کر اُسے دیکھا۔۔۔

آپکو بھی کوکنگ اتی ہے۔۔۔۔۔۔۔انابیہ کے حیران ہو کر پوچھنے پر ایان دل کھول کر مسکرایا اور پھر اپنا سر نفی میں ہلایا۔۔۔

یہ کام صرف mr hittler ہی کر سکتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔مجھے تو انڈا ابوائل کرنا بھی نہیں اتا۔۔۔۔۔۔لیکن ہم دونوں جب ساتھ ہے تو کچھ نہ کچھ تو بنا ہی لے گے۔۔۔۔۔۔۔ایان کے کہنے پر وہ بھی ہسنے لگی۔۔۔۔

تو پھر ہم میکرونی بناتے ہیں۔۔۔۔۔میں یوٹیوب پر سرچ کرتی ہوں۔۔۔۔۔۔انابیہ نے کہتے اپنے موبائل پر ویڈیو پلے کی۔۔۔۔۔

اچھا ایسے بنتی ہے یہ تو بہت easy ہے angel تم سبزیاں کاٹو اور میں ذرا یہ ٹماٹو پیسٹ بنالو۔۔۔۔۔۔۔ایان کے کہنے پر وہ سر ہلاتی کام کرنے لگی لیکن اُسنے کبھی کوئی سبزی کاٹی ہو تو اُسے پتہ ہو کہ سبزی کیسے کاٹتے ہے۔۔۔۔۔۔۔

اُدھر ایان ٹماٹروں کا پیسٹ کم اور کنچومر زیادہ بنا رہا تھا۔۔۔۔۔

یہ تو کاٹی ہی نہیں جا رہی۔۔۔۔۔۔۔انابیہ نے اپنے بال پیچھے کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔۔اندھے گھنٹے میں کچن کی جو حالات انہوں نے کی تھی اگر وہاب کچن کی یہ حالت دیکھ لیتا تو یقیناً اُن دونوں میں سے کسی ایک کا قتل ضرور ہو جاتا۔۔۔۔۔۔۔

یہ پیسٹ بھی پتہ نہیں کیسے بنتا ہے۔۔۔۔ایان نے انابیہ کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔۔

ارے ایان وہ تو بلینڈر میں بنتا ہے۔۔۔۔۔انابیہ نے کہتے بلینڈر میں ٹماٹر ڈالے اور اُسے آن کر دیا لیکن بند کرنا بھول گئی اس

www.novelsclubb.com

لیے وہ چل چل کر خود ہی ٹھا کی آواز سے بند ہو گئی اور سارا کچن ٹماٹروں کے پیسٹ سے بھر گیا یہاں تک کہ اسکے چہرے بھی نہیں بچے۔۔۔آواز اتنی زیادہ تھی کے وہاب کی بھی آنکھ کھل گئی۔انابیہ کو کمرے میں نا پا کر وہ ذرا فکر مند ہوا۔۔۔اسکی

تلاش میں وہ نیچے آیا۔جب اُسے ثمینہ بیگم اپنے کمرے سے نکلتی ہوئی دکھائی دی۔۔۔۔۔کیا ہوا مما یہ آواز کیسی تھی۔۔۔۔۔وہاب کے پوچھنے پر انہوں نے کچن کی جانب اشارہ کر دیا۔۔۔۔مجھے لگتا ہے کچن سے ائی ہے۔۔۔۔۔۔وہ کہتی کیچن کی جانب چل دی۔۔۔۔۔۔۔

اب وہ دونوں بیچارے ایک دوسرے کو دیکھنے میں مصروف تھے۔۔جب اُنھیں باہر سے قدموں کی آوازیں ائی۔۔۔۔

لگتا ہے کوئی آرہا ہے۔۔۔۔angel تم چھپ جاؤ جلدی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ایان نے اُسے دیکھتے ہوئے کہا تو وہ فوراً فریج کے پیچھے چھپ گئی۔۔۔۔۔۔

وہاب اور ثمینہ بیگم کچن میں داخل ہوئے تو کچن کی حالت دیکھ کر دونوں کی آنکھیں بے یقینی سے پھیل گئی۔۔۔۔۔۔۔

یہ کیا حالت کر دی ہے تم نے کچن کی۔۔۔۔۔۔۔وہاب نے اُسے دیکھتے ہوئے کہا جو ہاتھ میں بلینڈر لیے کھڑا تھا۔۔۔۔۔۔۔

وہ بھائی مجھے بھوک لگی تھی تو۔۔۔۔۔۔۔۔ایان نے اپنے بال درست کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

اور تمہاری angel کہاں ہے؟؟؟؟۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہاب نے اپنے بازوؤں کو اپنے سینے سے لگاتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔۔

Angel....!!!!!!

وہ تو یہاں نہیں ہے بھائی۔۔۔۔۔۔۔۔ایان نے اپنے کان کھجاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

جیسے تم کہو گے اور میں مان لو گا۔۔۔۔۔میں اچھے سے جانتا ہوں ایسا ہو ہی نہیں سکتا کہ تم کوئی شرارت کرو اور تمہاری angel تمہارے ساتھ نہ ہو۔۔۔۔۔۔۔وہاب نے اُسے آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

بھائی angel کو تو پتہ بھی نہیں ہو۔۔۔۔۔ایان بول رہا تھا جب ثمینہ بیگم نے اسکی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

بات کاٹی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہاب ٹھیک کہہ رہا ہے۔۔۔۔۔یہ تمہارا اور انابیہ کا کام ہے کہاں ہے

وہ۔۔۔۔۔۔۔سمینہ بیگم کے پوچھنے پر ایان نے فریج کی جانب دیکھا۔۔۔۔۔۔۔۔

Angel۔۔۔۔۔۔۔۔

ایان کی آواز پر انابیہ نے اپنے ہاتھ اٹھاتے ہوئے باہر نکالے۔۔۔۔۔۔۔

میں یہاں ہوں۔۔۔۔۔۔۔انابیہ وہاں سے نکل کر ایان کے ساتھ آکر کھڑی ہوئی

لیکن اسکی حالت دیکھ کر وہاب کے ساتھ ساتھ ثمینہ بیگم کا بھی قہقہہ بلند

ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔

انابیہ کیا حالت بنا رکھی ہے بیٹا تم نے اپنی۔۔۔۔۔۔۔۔۔سمینہ بیگم نے آگے بڑھتے

ہوئی اُسکا چہرہ صاف کیا۔۔۔۔جبکہ وہاب ابھی بھی اُسے دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔۔۔۔۔

مما مجھے بُہت بھوک لگی تھی۔۔۔۔۔اس لیے میں نے ایان سے کہا کہ کچھ بنا لیتے

ہیں۔۔۔۔۔۔لیکن کچن کی یہ حالت ہو گئی۔۔۔آئی ایم سوری

مما۔۔۔۔۔۔۔۔انابیہ نے اپنا چہرہ جھکا کر کہا۔۔۔۔۔۔

اگر تمہیں بھوک لگ رہی تھی تو مجھے یا وہاب کو کہہ دیتی۔۔۔اس idiot کو بھلا کب کو کنگ اتی ہے۔اور فریج میں بریانی بھی رکھی تھی وہ کھا لیتی۔۔۔۔۔۔سمینہ بیگم نے ایان کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

مجھے میکرونی کھانی تھی۔۔۔۔اور وہاب سو رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔

انابیہ نے کہا تو وہاب اُنکے پاس آیا۔۔۔۔

اگر میں سو رہا تھا تو تم باہر سے آرڈر کر لیتی۔اب جاؤ اور تم دونوں اپنی حالت درست کر کے ائو میں تب تک میکرونی بناتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔وہاب نے کہتے کچن سمیٹنا شروع کیا۔۔۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ دونوں فریش ہو کر نیچے ائے تو وہاب کچن صاف کر چکا تھا اور اب میکرونی کو dishout کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

چلو اب کھا لو تم دونوں میکرونی۔۔۔۔۔۔وہاب نے اُن کے سامنے پلیٹس رکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

آپ نہیں کھائے گے بھائی۔۔۔۔۔ایان نے وہاب سے پوچھا تو اُسنے نفی میں سر ہلا دیا۔۔۔۔۔۔

مما کہاں ہے۔۔۔۔۔۔انابیہ کے پوچھنے پر وہاب نے اُسے جواب دیا کہ وہ سونے کے لیے جا چکی ہے۔۔۔۔۔تو انابیہ سر ہلاتی کھانے میں مصروف ہو گئی۔

آپ اج جلدی واپس آجائے گے آفس سے ؟؟؟؟؟انابیہ نے وہاب کو دیکھتے ہوئے پوچھا جو آفس جانے کے لیے بلکل ریڈی تھا۔۔۔۔۔

اور میں تمہارا حکم کیوں مانو گا؟؟؟؟؟وہاب نے ایک تیکھی نظر اُس پر ڈالتے ہوئے

کہا۔۔۔۔۔۔۔

کیونکہ میں آپکی بیوی ہوں۔۔۔۔۔۔۔انابیہ نے چہرے پر مسکراہٹ سجاتے ہوئے

کہا۔۔۔۔۔۔۔

یہ صرف ایک کوکھلا رشتہِ ہے جو بُہت جلدی ختم ہو جائے گا اس لیے مجھ پر حکم

چلانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔وہاب اُسے کہتا باہر نکل گیا۔۔۔۔۔۔۔

جب گھی سیدھی انگلی سے نہ نکلے تو انگلی کو ٹیرا کرنا ہی پڑتا ہے۔۔۔۔۔۔۔انابیہ نے

اپنی انگلی ٹیری کرتے ہوئے کہا اور وہاب کے پیچھے بھاگی۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اچھا نہ میری بات تو سنے مجھے شاپنگ پر جانا ہے اس لیے آپسے کہہ رہی تھی کے

جلدی آجایئے گا۔۔۔۔۔۔۔۔انابیہ نے اسکے ساتھ قدم سے قدم ملاتے ہوئے

کہا۔۔۔۔۔۔۔

میں پاگل نہیں ہوں جو تمہارے ساتھ شاپنگ پر جاؤ گا۔۔۔۔۔۔وہاب نے اُسے

جواب دیتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔

وہاب میں سارا دن بور ہو جاتی ہوں گھر اس لیے میں نے کہا تھوڑی اؤٹنگ ہو جاے گی پلز منع نہیں کرے۔۔۔۔۔۔۔انابیہ نے اسکے سامنے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔۔۔وہاب اُسے دیکھ کر رک گیا۔۔۔۔۔

انابیہ اگر تم بور ہوتی ہو تو میں تمہیں بُہت سے کام بتا سکتا ہوں جو تم کر سکتی ہوں اور جسے مجھے بُہت فائدہ ہو گا۔۔۔۔وہاب نے اسکے چہرے کے پاس جھکتے ہوئے کہا۔۔۔۔

کونسے کام؟؟؟؟انابیہ نے سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھا۔۔۔۔

تم ٹیرس پر جا کر مستی کے لیے وہاں سے چھلانگ لگا سکتی ہوں۔۔۔۔۔۔کچن میں بُہت شارپ نائفس ہے انکا استعمال کر سکتی ہوں۔۔۔۔۔اور نیند کی گولیاں بھی ہے وہ کھا سکتی ہوں۔۔۔۔۔۔میں یقین سے کہتا ہوں تم بُہت انجوائے کرو گی۔۔۔۔۔وہاب نے چہرے پر مسکراہٹ سجاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔جبکہ انابیہ

www.novelsclubb.com

کے چہرے پر ایک سایہ لہرایا۔۔اسکی مسکراہٹ سمٹی۔۔۔۔۔

کیا آپکو واقعی کوئی فرق نہیں پڑتا اگر میں مر جاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔انابیہ نے اپنی آنکھیں اسکے چہرے پر جمائے پوچھا۔۔۔۔۔

یقین مانو بلکل نہیں۔۔۔۔۔۔وہاب نے اپنی پینٹ کے جیبوں میں ہاتھ ڈالتے ہوئے مسکرا کر کہا۔۔۔۔۔۔۔انابیہ کا دل ڈوب کر رہ گیا لیکن اگلے ہی لمحے اُسنے پھر سے اپنے چہرے پر مسکراہٹ سجالی۔۔۔۔۔۔۔۔

بس اسی لیے میں ایسا کوئی کام نہیں کروگی۔۔۔۔کیونکہ میرے مرنے سے یہاں کسی کو کوئی دُکھ نہیں ہوگا۔۔۔۔۔انفیکٹ آپ بُہت خوش ہوگے۔۔۔۔۔اس لیے میرا کوئی ارادہ نہیں ہے آپکو یہ خوشی دینے کا۔۔اور جہاں تک بات رہی شاپنگ کی تو وہ مجھے آپ خود لے کے جائے گے۔۔۔۔۔۔۔انابیہ نے اُسے دیکھتے ہوئے آنکھ دبائیں۔۔۔۔۔اور سائڈ پر ہوتے اُسے جانے کا راستہ دیا اور خود بھی اسکے ساتھ چل

دی۔۔۔۔۔۔

دونوں ایک ساتھ ڈائننگ ٹیبل پر آکر بیٹھے تو وہاں سب موجود تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ایان مجھے شاپنگ پر جانا ہے آپ لے جائے گے۔۔۔۔۔۔انابیہ نے معصوم سا منہ بناتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

انابیہ بیٹا وہاب لے جائے گا تمہیں۔۔۔۔۔۔ سمینہ بیگم نے ناشتہ کرتی ہے کہا تو وہاب نے بیقینی سے اُنھیں دیکھا۔۔۔۔۔۔۔اُسنے کچھ کہنے کے لیے لب کھولے ہی تھے کہ انابیہ نے موقع کا فائدہ اٹھاتے ہوئے بولنا شروع کیا۔۔۔۔۔۔۔

مما میں نے تو وہاب سے کتنی بار کہا ہے لیکن شاید وہ بہت busy ہے اس لیے انہوں نے منع کر دیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔انابیہ نے اپنے کندھے اُچکاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔۔جبکہ وہاب نے غصے سے اُسے دیکھا جسکا ارادہ ٹھیک نہیں لگ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

یہ کیا بات ہوئے بھائی آپکو لے کر جانا چاہیے angel کو شاپنگ پر۔۔۔۔۔۔ایان

نے وہاب سے کہا۔۔۔۔

بلکل انابیہ یہ لے جائے گا تمہیں تم فکر نہیں کرو۔۔۔۔۔۔۔سمینہ بیگم کے کہنے پر

انابیہ کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ پھیل گئی۔۔۔۔۔۔۔۔

مما میں بُہت مصروف ہوں میرے لیے ٹائم نکالنا بُہت مشکل

ہے۔۔۔۔۔۔وہاب نے انکار کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔

جو بھی ہے تم لے کر جاؤ گے اُسے بس میں نے کہہ دیا۔۔۔۔۔۔۔سمینہ بیگم نے

ہاتھ اٹھاتے ہوئے اُسے آپنا آخری فیصلہ سنایا تو وہ کلس کر رہ گیا۔

یہ کیسا ہے وہاب ؟؟؟؟انابیہ کے ایک ڈریس اسکے سامنے کرتے ہوئے

کہا۔۔۔۔۔وہ اس وقت شاپنگ مال میں موجود تھے اور انابیہ کی شاپنگ ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔۔۔۔

میں نے تم سے کتنی دفعہ کہا ہے جو لینا ہے لے لو اور جلدی کرو میں اپنا زیادہ وقت تم پر برباد نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔وہاب نے غصے میں کہا۔۔۔۔۔

اچھا نہ بس اب مجھے ایان کے لیے تھوڑی سے چیزیں لینی ہے پھر ڈنر کر کے گھر چلتے ہے۔۔۔۔۔۔۔انابیہ نے ڈریس سیلیکٹ کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔۔

یہ سب تم نے ایان کے لیے اور مما کے لیے لیا ہے۔۔۔۔اب مجھے تمہاری شپنگ کے لیے مزید ویٹ کرنا پڑے گا۔۔۔۔۔وہاب نے اپنے غصے کو کنڑول کرتے ہوئے کہا یہ لڑکی اُسکا ضبط آزمانے پر طلی ہوئے تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نہیں بس میری شاپنگ ہو گئی ہے اب چلے ڈنر کرتے ہے۔۔۔۔۔انابیہ نے شاپنگ بیگ وہاب کو پکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔

یہ سب کیوں کر رہی ہوں تم انابیہ۔۔۔یہ اچھا بنے کا ڈراما۔۔۔۔وہاب نے اُسے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔

آپکو اگر یہ ڈراما لگ رہا ہے تو اب اس میں میرا کیا قصور۔۔۔۔۔۔انابیہ نے شانے اچکاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔۔

مجھے بتاؤ کیا چاہیے تمہیں۔۔۔۔کیش یا چیک۔۔۔یا پھر پراپرٹی

کیا چاہیے میں تمہیں دوں گا بس تم یہ رشتہِ خود ختم کر کے ہم سب سے کہیں دور چلی جاؤ۔۔۔۔۔۔۔وہاب نے انابیہ سے کہا تو اُسنے بے یقینی سے وہاب کو دیکھا۔۔۔۔۔۔۔

میں یہ سب پیسوں کے لیے نہیں کر رہی وہاب۔۔۔آپ کیا سوچ رہے ہیں میرے بارے میں۔۔۔۔۔۔۔انابیہ نے اُسے پوچھا اسکی آنکھیں ضبط سے لال ہو رہی تھی لیکن اُسے رونا نہیں تھا کم سے کم اس شخص کے سامنے نہیں۔۔۔۔۔۔

تو پھر کیوں کر رہی ہوں۔۔۔۔کیوں مما پاپا یا ان سب سے دکھاوے کی محبت

کرتی ہوں۔۔۔۔اخر کیا چاہتی ہوں تم ہم سب سے۔۔کیوں ختم نہیں کرتی اس

رشتے کو تم۔۔۔میں تو مما کی وجہ سے مجبور ہوں۔۔۔۔تمہیں تو کوئی مجبوری نہیں

ہے نہ آزاد کر دو مجھے بھی اور خود کو بھی اس رشتے سے۔۔۔۔وہاب نے اپنی آواز کو

ہلکا رکھتے ہوئے کہا جبکہ وہ اس وقت شاپنگ مال کے وسط میں کھڑے تھے۔۔۔۔

دکھاوے کی محبت۔۔۔۔۔انابیہ نے اپنے آنسوں کو روکتے ہوئے اُسے

دیکھا۔۔۔۔۔

وہ سب میرے لیے بُہت اہم ہے وہاب۔۔۔وہ میری فیملی ہے۔۔۔۔۔۔انابیہ نے

اُسے کہا تو وہاب نے طنزیہ مسکراہٹ سے اُسے دیکھا۔۔۔۔۔

فیملی۔۔۔۔what a bullshit۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہاب اُسے کہتا آگے بڑھ

گیا۔۔۔

میں یہ رشتہِ نبھانا چاہتی ہوں وہاب۔۔۔۔ہر قیمت پر میں اس رشتہِ کو بچانا چاہتی

ہوں۔۔۔۔میرے پاس آپکے علاوہ اب کوئی رشتہِ نہیں ہے میں آپکے ساتھ رہنا

چاہتی ہوں۔۔۔۔مجھے ایک چانس دے یہ ثابت کرنے کے لیے کہ میں بے گناہ تھی۔۔۔۔میری محبت جھوٹی نہیں ہے۔۔۔۔میرے لیے وہ سب بہت اہم ہے۔۔۔۔۔۔

انابیہ نے اُسے وہی کھڑے کہا تو وہ جو آگے بڑھ رہا تھا واپس اسکی جانب پلٹا۔۔۔۔۔۔

تم جیسی لڑکی کے لیے فیملی کوئی امپورتنس نہیں رکھتی انابیہ۔۔۔۔تمہارا باپ بہت امیر آدمی تھا۔۔۔۔ہے نہ؟؟؟؟اور تمہارا سابقہ شوہر اُسے بھی پیسوں کی کوئی کمی نہیں تھی۔۔۔۔لیکن تمہاری بد کرداری نے تمہارے باپ کو موت کی نیند سلا دیا اسکے بعد تمہیں طلاق ہو گئی۔۔۔پھر تمہارے بھائی نے تمہیں گھر سے نکال دیا۔۔۔۔۔۔ان سب سے مجھے باخوبی اندازہ ہو رہا ہے کہ تمہیں اپنے سے جُڑے کسی رشتے کی فکر نہیں ہے صرف اپنی ہوس۔۔۔۔۔۔۔

وہاب میرے کردار کو بیچ میں مت لائے آپ۔۔۔۔۔۔وہاب اُسے دیکھ کر زہر اگل رہا تھا جب انابیہ نے اُسے روکا۔۔۔۔۔۔

کیوں برا لگا۔۔۔ظاہر ہے سچ ہمیشہ کڑوا ہی ہوتا ہے۔۔۔۔۔اور تم کچھ بھی کر لو میں تمہاری ان جھوٹی باتوں پر کبھی بھروسہ نہیں کرو گا۔۔۔اور یہ رشتہِ میرے لیے کوئی وجود نہیں رکھتا۔۔۔بہت جلد میں خود کو اس رشتہِ سے آزاد کر دو گا۔۔۔۔۔۔وہاب نے اُسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔جبکہ انابیہ اپنے سینے پر ہاتھ رکھے اُسے دیکھ رہی تھی پھر اُسے نظریں چراتے ہوئے رسٹروم کی جانب چلی گئی۔۔۔۔۔۔

"تمہیں اپنے سے جُڑے کسی رشتے کی کوئی فکر نہیں ہے صرف اپنی ہوس""۔۔۔۔۔وہاب کی باتیں اسکے ذہن میں گھوم رہی تھی۔۔۔۔۔وہ شیشے کے سامنے کھڑی اپنا وجود دیکھنے میں مصروف تھی اسکی سانسیں بھی پھول رہی تھی اُسنے بیگ سے انہیلر نکال کے استعمال کیا۔۔۔۔۔۔جبکہ اسکے آنسوں رکنے کا نام

www.novelsclubb.com

ہی نہیں لے رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔اُسنے پانی کے چھینٹے اپنے منہ پر

مارے اور خود کو نارمل کرنے کی کوشش کی اور پھر باہر نکل گئی جہاں وہ اسکے انتظار

میں کھڑا تھا۔۔۔۔۔مجھے گھر جانا ہے۔۔۔۔۔۔انابیہ نے اُسے دیکھے بغیر

کہا۔۔۔۔۔۔وہ فوراً گھر جانا چاہتی تھی۔۔۔۔۔۔

لیکن تمہیں تو ڈنر کرنا تھا نہ۔۔۔۔۔۔وہاب نے طنزیہ مسکراہٹ چہرے پر سجاتے

اُسے پوچھا۔۔۔۔۔۔

نہیں مجھے کہیں نہیں جانا پلز گھر چلے۔۔۔۔۔انابیہ کہتی اگے بڑھ گئی جبکہ وہاب

گارڈز کو اشارہ کرتا خود بھی اسکے ساتھ چلنے لگا۔

\-

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

وہ گھر میں داخل ہوئے تو تقریباً 10 بج رہے تھے۔۔۔۔۔۔

پاکیزہ آپا یہ سب آپ مما کے روم میں لے جائے اور ایان کو بھی بلا دے۔۔۔۔۔انابیہ نے شاپنگ بیگ کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا جو وقاص نے پکڑ رکھے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ آپکے لیے ایان کیسا لگا آپکو۔۔۔۔۔۔۔انابیہ نے اُسے شاپنگ بیگ پکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔

واؤ بہت زبردست۔۔۔۔۔۔۔۔ایان نے شوز دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

بیٹا یہ سب تو تم نے ہمارے لیے لیا خود کے لیے کچھ بھی لائی۔۔۔۔۔زاہد صاحب نے اُسے کہا جو ایان سے باتیں کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

پاپا مجھے کچھ نہیں چاہیے تھا۔۔۔۔۔۔۔۔انابیہ نے مسکرا کر کہا۔۔۔۔۔۔

کیا بات ہے angel۔۔۔تمہاری طبیعت ٹھیک ہے۔۔۔۔۔۔۔ایان نے اسکے ماتھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔تو وہاب نے اُسے دیکھا۔۔۔جاتے ہوئے جتنا وہ

بولی تھی اتے ہوئے وہاب نے اسکی آواز تک

ناسنی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ایان۔۔۔میں ٹھیک ہوں بس تھکاوٹ ہو گئی ہے۔۔ریسٹ کرو گی تو بلکل ٹھیک ہو جاؤ گی۔۔۔انابیہ کہتے ہوئے وہاں سے اٹھی۔۔۔۔۔۔

چلے آپ سب لوگ باتیں کرے میں فریش ہو جاؤ۔۔۔۔۔۔انابیہ کہتی وہاں سے چلی گئی اُسے اس وقت اکیلا رہنا تھا۔۔۔۔جبکہ وہاب اُسے دیکھتا اسکے پیچھے بھاگا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

انابیہ تم نے کھانا نہیں کھایا۔۔۔میں نے پاکیزہ آپا کو کھانا لگانے کے لئے کہا ہے تم بھی آجاؤ۔۔۔۔وہاب نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔۔

نہیں مجھے بھوک نہیں ہے۔۔۔انابیہ کہتی واشروم میں گھس گئی۔

وہاب ٹیرس پر کھڑا اُن دونوں دو دیکھ رہا تھا جو بارش ہونے کے باوجود نیچے گارڈن میں فوٹبال کھیل رہے تھے۔۔۔۔۔اج تین دن ہو گئے تھے مال والے واقعے کو لیکن انابیہ نے اس دن کے بعد وہاب سے کبھی کوئی ذکر نہیں کیا نہ ہی کوئی ناراضگی دکھائی۔۔۔۔۔۔لیکن وہاب کو نہ جانے کیوں گلٹ ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

اور سب سے زیادہ جو چیز اُسے حیران کر رہی تھی وہ انابیہ کا رویہ تھا جو وہ اسکے ساتھ بلکل ٹھیک رکھے ہوئے تھی۔۔۔۔

وہ کچھ سوچتا نیچے کی جانب چل دیا۔۔۔۔۔وہ باہر گارڈن میں جانے ہی لگا تھا جب اُسے ایان اور انابیہ اندر اتے ہوئے دکھائی دیے۔۔۔وہ دونوں بھیگے ہوئے تھے۔۔۔۔۔۔

اتنی بارش میں بھی تم دونوں کو سکون نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔وہاب نے اُنھیں

آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔۔۔ایان نے اپنی بتسی اُسے دکھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

اور ویسے بھی بارش ختم ہو چکی ہے اور اب میں اور angel

باہر جا رہے ہیں۔۔۔۔۔ایان نے اُسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔

کہاں؟؟؟؟وہاب نے سوالیہ نظروں سے اُن دونوں کو دیکھا۔۔۔۔۔۔

ہم angel کے فیوریٹ ریسٹورانٹ جا رہے ہیں۔۔۔۔۔۔آپ چلے

گے۔۔۔۔خیر آپکو ہر وقت کام ہوتا ہے اس لیے آپکی طرف سے ہم ناہی

سمجھے۔۔۔۔۔ایان نے اُسے سوال پوچھ کر خود ہی جواب دے دیا۔۔۔۔۔۔

کیوں نہیں۔۔۔۔۔میں بلکل فری ہوں تم دونوں ریڈی ہو جاؤ پھر چلتے

ہے۔۔۔۔۔۔۔وہاب کے کہنے پر ایان نے بے یقینی سے اُسے دیکھا جب کہ انابیہ

شانے اُچکاتی اپنے روم کی جانب چلی گئی۔۔۔۔۔۔۔

اب یہاں کھڑے میرے چہرے کا xray کیوں کر رہے ہو۔۔۔جاؤ چینج کر کے

آئو۔۔۔۔۔۔وہاب اُسے کہتا وہاں سے چلا گیا۔۔۔ایان اُسے جاتا دیکھ خود بھی

اپنے کمرے کی جانب دوڑا تھا۔

کچھ دیر بعد اُنکی گاڑی اپنی منزل کی جانب گامزن تھی۔وہاب نے اسٹیئرنگ

سنبھال رکھا تھا۔۔۔اور انابیہ فرنٹ سیٹ پر بیٹھی تھی جبکہ ایان پیچھے بیٹھا ہوا

تھا۔۔۔۔انابیہ اور ایان مسلسل بولے جا رہے تھے جبکہ وہاب بیچارہ ایسے بیٹھا تھا

جیسے اُسے ڈرائیور کے فرائض سرانجام دینے کے لیے لایا گیا ہوں۔۔۔۔۔گارڈز

کی گاڑی بھی اُنکے ہمراہ تھی۔۔۔۔۔

میرا پلان ہے کہ میں اپنے کھروس بوس سے دو ہفتے کی لیو لے لو اور پھر ہم فیملی

ٹرپ پر چلے گے۔۔۔۔۔۔ایان نے انابیہ کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔تو وہاب نے فوراً

اُسے بیک ویو مرر سے گھوڑا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ایسا سوچنا بھی مت کوئی لیو نہیں ملے گی تمہیں۔۔۔انفیکت

تم اب خان فیبر کس والی ڈیل ہینڈل کرو گے اور اگر تم یہ پروجیکٹ لینے میں

کامیاب نہ ہوئے تو یاد رکھنا میں تمہارے ساتھ بُہت برا پیش ائو گا۔۔۔۔۔۔وہاب

نے اُسے تنبیہہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔

مجھے آپسے یہی اُمید تھی۔۔۔اتنا نہ ہوا کے چھوٹے بھائی کا پہلا پروجیکٹ ہے اُسے

all the bestہی بول دو۔۔۔۔۔بس دھمکی دینی یاد ہے۔۔۔۔۔۔۔ایان

نے کلس کر اُسے کہا۔۔۔۔۔۔

یہ کیا آپ دونوں کام کی باتیں لے کر بیٹھ گئے ہے۔۔۔اور آپ ایان کو اتنا

underestimateمت کرے مجھے پورا بھروسہ ہے وہ ضرور کامیاب ہو

گے۔۔۔۔۔۔best of luckایان۔۔۔۔۔انابیہ نے وہاب کو کہہ کر ایان کو

thumbs upکا اشارہ کرتے ہوئے وش کیا۔۔۔۔۔۔۔

Thank you angel---you are the best-------

ایان نے خوشدلی سے انابیہ کو کہہ کر ایک جتاتی ہوئی نظر وہاب پر دوڑائی جیسے کہہ رہا ہو دیکھ لیں مجھ پر آپکے علاوہ سب بھروسہ کرتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔جبکہ وہاب نے اپنا سر نفی میں ہلا دیا کے انکا کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔۔۔۔۔

یونہی باتوں میں وہ لوگ ریسٹورانٹ پہنچے تو وہاب اُنھیں لیتا اندر کی جانب چل دیا۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ تینوں اپنے کھانے سے انصاف کر رہے تھے جب صائم جو یہاں ایک بزنس ڈنر اٹینڈ کرنے آیا تھا۔۔اُن تینوں کو یوں ہستے مسکراتا دیکھ کر اسکے اندر تک کڑواہٹ پھیل گئی۔اُسے تو لگا تھا کے وہاب انابیہ کا سچ سنے کے بعد اُسے چھوڑ دے گا لیکن یہ سب تو بہت خوش لگ رہے ہیں۔۔وہ اپنے سوچو میں مصروف تھا جب اسکے

سیکریٹری نے اُسے ڈیل کے بارے میں

اطلاع دینی شروع کی تو وہ اس جانب متوجہ ہو گیا۔۔۔۔۔

ایان۔۔۔۔۔۔۔وہ تینوں کھانا کھا چکے تھے وہاب بس بل ہی پے کرنے والا تھا جب

کسی نے ایان کو آواز دی تو وہ تینوں اس جانب متوجہ ہو گئے۔۔۔۔۔۔۔۔

اوہ۔۔۔احمد کیسے ہوں تم۔ان سے ملو یہ میرے بھائی اور

بھابھی۔۔۔۔۔۔۔۔ایان نے اُسے گلے ملتے ہوئے خیریت دریافت کی اور انابیہ

اور وہاب کا تعارف کروایا وہ اُسکا یونی کا دوست تھا اور آج کافی دن بعد وہ لوگ مل

رہے تھے۔۔۔۔۔۔

Nice to meet you guys۔۔۔۔۔۔

یہاں ہم سب یونی کے دوست موجود ہے صرف ایک تمہاری ہی کمی

تھی۔۔۔۔ابھی ہم اسٹیڈیم جارہے ہیں کرکٹ میچ کے لیے۔۔۔ wanna

join us؟؟؟؟؟؟احمد نے اُسے سوال کیا تو ایان نے وہاب کو دیکھا۔۔۔۔۔اور

وہاب جانتا تھا جہاں کرکٹ وہاں ایان۔۔۔۔۔۔

اوکے لیکن گارڈز کو تم اپنے ساتھ لے جانا میں اور انابیہ اب گھر ہی جا رہے

ہیں۔۔۔۔۔وہاب نے اُسے حکم دیتے ہوئے کہا۔۔۔

بھائی اسکی ضرورت نہیں ہے اور آپ دونوں کے ساتھ بھی تو کوئی ہونا

چاہیے۔۔۔۔۔۔ایان نے اُسے کہا۔۔۔۔

تم فکر نہیں کرو میں ہوں نہ تم جاؤ اور انجوائے کرو۔۔۔۔۔۔۔وہاب نے اُسے کہا تو

وہ اُسے ملتا احمد کے ساتھ چل دیا۔۔۔۔۔

وہاب اور انابیہ اپنی گاڑی کی طرف چل رہے تھے جب وہاب کی نظر سامنے آئس

کریم پارلر پر پڑی۔۔۔۔۔

تم آئس کریم کھاؤ گی۔۔۔۔۔۔وہاب نے انابیہ سے پوچھا تھا اُسنے مسکراتے ہوئے

اپنے سر ہلا دیا۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

تم گاڑی کے پاس ویٹ کرو میں لے کر آتا ہوں۔۔۔۔۔۔وہاب اُسے

کہتا اگے بڑھ گیا پھر کچھ سوچتا واپس اس تک آیا۔۔۔

انابیہ کونسا فلیور۔۔۔۔۔۔۔۔

چاکلیٹ۔۔۔۔۔انابیہ نے اُسے دیکھتے ہوئے کہا تو وہ سر ہلاتا آئس کریم لینے چلا

گیا۔۔۔۔۔۔

صائم جسنے اُن دونوں کو ابھی باہر نکلتے ہوئے دیکھا تھا اُنھیں ڈھونڈتا باہر نکلا جب

اُسے سامنے گاڑی کے پاس انابیہ کھڑی نظر ائی۔۔۔۔۔۔۔

انابیہ۔۔۔۔۔۔وہ صائم کی جانب اپنی پشت کیے کھڑی تھی جب انابیہ کو اسکی آواز

ائی اور وہ یہ آواز باخوبی پہنچانتی تھی۔۔۔آنکھوں میں بے یقینی لیے وہ اسکی جانب

مڑی۔۔۔۔

صائم۔۔۔۔۔۔۔۔

بُہت خوش لگ رہی ہوں تم اپنے شوہر کے ساتھ۔۔۔۔۔۔۔صائم نے اپنی پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالتے ہوئے کہہ جبکہ انابیہ اُسے یہاں دیکھ کر بلکل شاکڈ تھی۔۔۔۔۔وہ جانے کے لیے آگے بڑھی ہی تھی جب صائم نے اسکے بازوں کو ڈبوچتے ہوئے اُسے اپنے سامنے کیا۔۔۔۔۔۔

یہ کیسی محبت تھی تمہاری۔۔۔۔۔اتنی جلدی بھول گئ مجھے۔۔۔لیکن تمہیں خوش رہنے کا کوئی حق نہیں ہے کیوں کہ تم ایک قاتل کی بیٹی ہو۔۔اس لیے میں تمہاری ہر خوشی خود برباد کردوگا۔۔۔میں تمہیں دوبارہ حاصل کروگا اور تمہیں اتنی تکلیف دوگا کہتم موت کی بھیگ مانگو گی۔۔۔۔صائم اُسے وہاب کے ساتھ خوش دیکھ کر ایک دفع پھر اپنا غصّہ اس پر اُتار رہا تھا جب انابیہ نے اسکے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اُسے دھکا دیا۔۔۔۔۔

چھوڑے مجھے۔۔۔۔۔۔انابیہ کہتی وہاں سے بھاگنے لگی جب ایک

دفعہ پھر صائم نے اسکی کلائی اپنے ہاتھ میں لی۔۔۔۔۔۔۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی انابیہ سے بتامیزی کرنے کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔ لیکن اسے پہلے کے انابیہ کوئی زحمت کرتی وہاب نے صائم کا ہاتھ مڑوڑتے ہوئے کہا اور اسکے چہرے پر ایک مکا جڑ دیا۔۔۔۔۔۔۔۔

وہاب۔۔۔۔انابیہ نے اُسے دیکھتے ہوئے کہا جسکی آنکھیں لال انگارا ہو رہی تھی۔۔۔۔۔۔جو آئس کریم وہ لایا تھا وہ بھی زمین بوس ہو چکی تھی۔۔۔۔۔۔۔

صائم اپنے چہرے پر ہاتھ رکھے اُسے دیکھ رہا تھا اور پھر غصے میں اتا اس پر لپکا لیکن صائم کے سیکرٹری نے اُسے وہی روک لیا۔۔۔۔۔

اگر دوبارہ تم نے میری بیوی کا راستہ روکنے کی کوشش کی تو میں تمہاری ٹانگیں توڑ دوگا۔۔۔۔۔۔۔وہاب غصے میں کہتا انابیہ کا ہاتھ پکڑتا اُسے گاڑی میں بیٹھاتا خود ڈرائیونگ سیٹ سنبھال گیا۔۔۔۔۔۔

میں دیکھ لوگا تمہیں وہاب ملک۔۔۔۔۔۔صائم نے اُسے پیچھے سے آواز لگائی لیکن

اُسکا سیکرٹری اُسے لیتا گاڑی کی جانب چل دیا۔۔۔۔۔۔۔

وہاب پلز آہستہ گاڑی چلائے۔۔۔۔۔۔۔انابیہ نے اُسے رش ڈرائیونگ کرتے ہوئے دیکھ کر کہا۔۔۔۔۔

اسکی اتنی ہمت کے وہ میرے سامنے تمہارے ساتھ بتمیزی کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔میں اسکی جان لے لوگا۔۔۔۔۔۔۔وہاب نے اسٹیئرنگ پر مکا مارتے ہوئے کہا۔۔۔۔اُسے شاید اج حد سے زیادہ غصّہ آرہا تھا۔۔۔۔

وہاب پلز سپیڈ کم کرے۔۔۔۔۔۔۔۔۔پلز۔۔۔۔۔۔۔انابیہ اسکے کندھے پر ہاتھ رکھے اُسکا غصّہ ٹھنڈا کرنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن وہ

www.novelsclubb.com

کسی کی سن ہی نہیں رہا تھا۔۔۔

وہاب۔۔۔۔پلز۔۔۔۔۔۔انابیہ نے روتے ہوئے اُسے کہا وہاب کو غصے میں دیکھ کر اسکے اپنے ہاتھ پاؤ پھول رہے تھے۔۔۔۔۔

وہاب۔۔۔۔۔انابیہ نے سامنے سے اتا ترک دیکھ کر بلند آواز میں کہا جبکہ وہاب اس وقت بُہت سپیڈ میں تھا اس لیے گاڑی بے قابو ہوتی ٹرک سے ٹکرا گئی۔

اُسنے اپنے گھومتے سر کو سنبھالتے ہوئے اُٹھنے کی کوشش کی۔۔۔۔۔۔اسکے ماتھے سے خون بہہ رہا تھا۔۔۔۔۔اُسنے نظر گھوما کر دیکھا تو چاروں طرف لوگ کھڑے تھے۔۔۔۔۔اسکے ذہن نے جیسے ہی کام کرنا شروع کیا تو اُسے وہاب کا خیال آیا تو فوراً اپنے دائیں جانب دیکھا تو اُسے دیکھ کر انابیہ کے سانس پھولنے لگے وہ اسٹیئرنگ سے سر ٹکرائے بیہوش پڑا تھا۔۔۔۔۔۔

وہاب۔۔۔وہاب۔۔۔۔۔۔انابیہ نے اسکے کندھے کو ہلاتے ہوئے اُسے پُکارا لیکن وہ اسکی کوئی آواز نہیں سن رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔انابیہ اپنا سیٹ بیلٹ کھولتی باہر نکلی اور

وہاب کی سائڈ کا دروازہ کھول کر اُسکا سر پیچھے سیٹ سے ٹکا دیا اور اسکے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں لیا۔۔۔وہاب کے ناک سے خون نکل رہا تھا۔۔۔۔۔۔چہرے پر جگہ جگہ سے خون بہہ رہا تھا۔۔۔۔اسکی حالت دیکھ کر انابیہ کو اپنی تکلیف بھی بھول گئی۔۔۔۔۔۔۔

وہاب پلز۔۔۔۔۔۔پل۔۔۔پلز۔۔۔اپنی آنکھیں کھولے۔۔۔۔۔پلز۔۔۔۔پلز۔۔۔۔۔۔انابیہ نے روتے ہوئے اُسے پُکارا۔۔۔۔۔۔

وہاب۔۔۔۔۔۔ایسامت کرے پلز۔۔۔۔۔میں کیا کرو۔۔۔۔پلز وہاب اپنی آنکھیں کھولیں۔۔۔۔۔۔انابیہ نے اسکے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا جب اُسے وہاب کی آنکھوں میں ہلکی سی حرکت محسوس ہوئی۔۔۔۔۔

تو۔۔۔ تم۔۔۔ ٹھیک۔۔۔۔۔وہاب نے اسکے ماتھے سے بہتے خوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے ابھی دو لفظ ہی ادا کیے تھی کے انابیہ اسکے گلے سے لگی بلند بلند آواز رونے لگی۔۔۔۔۔۔۔

وہاب میں ڈر گئی تھی۔۔۔۔۔انابیہ نے روتے ہوئے اُسے کہا جبکہ وہاب اسکے کندھے پر سے رکھے اُسے سن رہا تھا۔۔۔۔وہ اسکو اتنے زور سے پکڑے ہوئے تھی کہ جیسے اگر اُسنے وہاب کو چھوڑ دیا تو وہ کبھی اُسے دوبارہ نہیں دیکھ سکے گی۔۔۔۔۔۔۔

انابیہ۔۔۔۔۔۔وہاب نے اُسے پُکارا تو وہ اُسے الگ ہوتی وہاب کا موبائل نکالنے لگی لیکن اسے پہلے ہی ایمبولینس وہاں پہنچ چکی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

وہاب کو ایمر جنسی میں لے گئے تھے جبکہ انابیہ باہر بینچ پر بیٹھی ایان کو کال کرنے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔

ہیلو بھائی۔۔۔۔۔۔ایان نے کال اٹینڈ کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔

ایان۔۔۔۔انابیہ نے روتے ہوئے اُسے پُکارا۔۔۔۔۔۔

کیاہواہےangel۔۔۔۔۔تم روکیوں رہی ہو۔۔۔سب ٹھیک ہے بھائی کہاں ہے۔۔۔۔۔۔۔ایان اسکی آواز سن کر پریشان ہوااسکی سانس بھی پھولی ہوئی لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

ایان ہماراایکسڈنٹ ہو گیا ہے۔۔۔وہاب وہ ٹھیک نہیں ہے۔۔۔آپ پلز آجائے یہاں۔۔۔۔۔۔انابیہ نے روتے ہوئے اُسے کہا جبکہ ایان سن کر بلکل ساکن ہو گیا۔۔۔۔لیکن اگلے ہی لمحے ہوش میں اتا باہر کی جانب لپکا۔۔۔۔انابیہ سے ہسپتال کا پچھتاوہ گاڑی میں بیٹھ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کچھ دیر بعد ہی وہ ہسپتال میں داخل ہواتو ایمر جنسی کے سامنے بینچ پر بیٹھی روتی ہوئے انابیہ اُسے نظرائی۔۔۔۔۔۔۔۔

Angel۔۔۔۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ایان نے اُسے پُکارا تو وہ روتی ہوئے اسکے گلے لگ گئی۔۔۔۔۔

وہاب انکا بُہت خ۔۔۔۔۔خون بہہ ر۔۔۔۔رہا تھا ایان۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ بُہت تک۔۔۔۔۔تکلف۔۔۔۔میں تھے۔۔۔۔۔۔۔انابیہ نے اکھڑے ہوئے سانس کے ساتھ کہا تو ایان نے اُسے اپنے سے الگ کرتے ہوئے اُسکا ماتھا دیکھا جو خون آلودہ تھا۔۔۔۔۔۔

تم نے ٹریٹمنٹ نہیں کروایا angel۔۔۔۔۔۔ایان نے اُسے بٹھاتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔۔وہ خود بھی رو رہا تھا۔۔۔۔

میں ٹھیک ہوں مگر وہاب۔۔۔۔۔۔۔انابیہ نے ایمرجنسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

بھائی بلکل ٹھیک ہو جائے گی اُنھیں کچھ نہیں ہو گا۔۔۔۔۔۔تمہارا پمپ کہا ہے۔۔۔۔۔ایان نے اسکے بل درست کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔

میں۔۔۔۔۔مجھے نہیں پتہ۔۔۔۔۔انابیہ کہتی اپنے ہاتھوں میں سر دیے بلند آواز

www.novelsclubb.com

میں رونے لگی۔۔۔۔۔۔

Angel۔۔۔۔۔۔۔۔

ایسے مت کروangel۔۔۔۔۔۔ایان نے اُسے کہتے نرس کو اشارہ کیا۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ جو مریض ہی اندر اُنکی طبیعت کیسی ہے اب۔۔۔۔۔۔ایان نے اپنے آنسو سعد کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔

انکا ٹریٹمنٹ ہو رہا ہے ڈاکٹر آپکو بتادیں گے۔۔۔۔۔۔۔میم آپ اپنی ڈریسنگ کروا لے ورنہ انفیکشن ہو سکتا ہے۔۔۔۔نرس نے ایان کو جواب دیتے ہوئے انابیہ سے کہا جو جب سے یہاں ائی تھی بس رونے میں مصروف تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جی آپ انکی ڈریسنگ کر دے پلز۔۔۔۔۔۔۔۔ایان نے نرس سے کہا اور انابیہ کے پاس آیا۔۔۔۔۔۔

تم اپنی ڈریسنگ کروالوangel۔۔۔۔۔ایان نے اُسے کہا تو وہ چپ

چاپ وہاں سے اٹھ گئی اور نرس کے ساتھ چل دی جبکہ ایان اُسکا انہیلر لینے فارمیسی تک چل دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ واپس آیا تو انابیہ کی ڈریسنگ ہو چکی تھی اُسے 13 سٹیچیس بھی لگے تھے ایان نے اتے ہی اُسے پمپ دیا تو کو اُسے استعمال کرنے لگی۔۔۔۔۔۔ تبھی ڈاکٹر باہر نکلتے اُن تک پہنچا۔۔۔۔۔

دیکھیے گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔کوئی انٹرنل انجری نہیں ائی۔۔۔ لیکن ہم نے اپنی satisfaction کے لیے دو تین ٹیسٹ کروائے ہے اُنکی رپورٹس صبح تک آجائے گی۔۔۔۔۔اور اُنکی صحتیابی کے لیے آپ ایک دن اُنھیں ہسپتال میں ہی ایڈمٹ رہنے دے۔۔۔۔۔ڈاکٹر نے اُسے کہا تو وہ سے ہلاتا اندر کی جانب چل دیا۔۔۔۔۔اسکے ساتھ ہی انابیہ بھی تھی۔۔۔۔

بھائی۔۔۔۔۔۔ایان نے اسکے پاس بیٹھتے ہوئے کہا جسکے ماتھے پر پٹی بندھی

تھی اور چہرے پر جگہ جگہ خراشوں کے نشان تھے۔۔۔۔۔۔ہاتھ میں کینولا لگا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔

انابیہ تم ٹھیک ہو۔۔۔۔۔۔وہاب نے اُسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔تو انابیہ نے روتے ہوئے اپنا سر ہلا دیا۔۔۔

بھائی یہ سب کیسے ہو گیا۔۔۔آپ تو کبھی اتنی رش ڈرائیونگ نہیں کرتے۔۔۔۔۔۔ایان کے پوچھنے پر وہاب نے اپنی آنکھیں موندی گویا یاد کرنا چاہئے رہا ہو ہوا کیا تھا پھر اُسے دیکھتے ہوئے ہلکا سا مسکرایا۔۔۔۔۔۔

جو ہو گیا سو ہو گیا۔۔۔اللہ کا شکر ہے کے میں اور انابیہ بلکل محفوظ ہے۔۔۔۔۔وہاب نے انابیہ کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔تبھی کمرے کا دروازہ کھولتے ثمینہ بیگم اور زاہد صاحب اندر داخل ہوئے۔۔۔جنہیں وقاص لے کر آیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

یہ کیا ہوئے گیا ہے میرے بچوں کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سمینہ بیگم نے وہاب کے گلے لگتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔جب سے اُنھیں پتہ چلا تھا وہ رو رو کر ہلکان ہو رہی تھی۔۔۔۔۔۔

مما ہم دونوں بلکل ٹھیک ہے یہ دیکھے آپکے سامنے ہے۔۔۔۔۔۔وہاب نے اُنھیں تسلی دیتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔تو وہ انابیہ کے پاس ائی جسکی آنکھیں سوجی ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔

اللہ تیرا شکر ہے تو نے میرے بچوں کی حفاظت کی۔۔۔۔۔۔ثمینہ بیگم نے انابیہ کو گلے لگاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔۔

مما پاپا ٹائم کافی ہو گیا ہے آپ angel کو لے کر گھر جائے میں بھائی کے پاس رُکتا ہوں۔۔۔۔۔ایان نے اُنھیں دیکھتے ہوئے کہا تو انابیہ فوراً بولی۔۔۔۔۔

نہیں میں یہی رہو گی وہاب کے پاس۔۔۔۔۔۔انابیہ نے وہاب کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

تمہارا دماغ خراب ہے تمہارا ابھی ایکسڈنٹ ہوا ہے گھر جاؤ اور ریسٹ کرو۔۔۔۔۔۔۔وہاب نے اُسے کہا تو وہ جو دروازے کے پاس کھڑی تھی فوراً صوفے پر جا کر بیٹھ گئی۔۔۔۔

میں یہاں سے کہیں نہیں جاؤ گی آپکے ساتھ ہی جاؤ گی گھر۔۔۔۔۔۔انابیہ نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بیٹا ضد نہیں کرو تمہارے لیے ریسٹ بُہت ضروری ہے۔۔۔۔۔۔زاہد صاحب نے اُسے سمجھانا چاہا تو اُسنے سعد انکار کے دیا اسکی ضد دیکھ کر سب نے ہی اپنے ہاتھ کھڑے کر لیے تھے جبکہ وہاب بس غصے میں اُسے دیکھے ہی جا رہا تھا جو کسی کی بات ماننے کو تیار نہیں تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تم کچھ زیادہ ہی ضدی نہیں ہوتی جا رہی۔۔۔۔۔وہاب نے اُسے دیکھتے ہوئے کہا جو صوفے پر خود کو ایڈجسٹ کرنے کی

کوشش کر رہی تھی۔۔۔ سمینہ بیگم اور زاہد صاحب جا چکے تھے اور ایان باہر کافی پینے گیا تھا۔۔۔

میں شروع سے ہی ایسی ہوں۔۔۔۔ آپ شاید اب مجھے پہچان رہے ہے۔۔۔۔۔۔انابیہ نے صوفے سے ٹیک لگاتے ہوئے اپنی آنکھیں موندلی۔۔۔۔۔۔ جبکہ وہاب اپنا سر نفی میں ہلاتا خود بھی آنکھیں موند گیا۔۔۔۔

اذان کی آواز پر اسکی آنکھ کھلی تو اُسنے وہاب کو دیکھا جو آرام سے سو رہا تھا۔۔۔انابیہ کا سر شدید درد کر رہا تھا لیکن وہ اپنے سر کو سنبھالتی وضو کرنے کے لیے چلی گئی۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہاب کی آنکھ کھلی تو وہ اُسے سامنے جانماز بچھائے نماز پڑھتی ہوئی نظر ائی۔۔۔۔ایان صوفے پر بیٹھا سو رہا تھا۔۔۔۔۔

وہاب بنا پالک جھپکے اُسے دیکھنے میں مصروف تھا۔۔۔ وہ اسکی ہر حرکت کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔اب وہ سلام پھیر کر اپنے ہاتھ اٹھائے دعا مانگ رہی تھی پھر وہ اٹھی اور

وہاب کی جانب مڑی۔۔۔وہاب نے اپنی آنکھیں فوراً بند کی۔۔۔۔۔۔۔

وہ وہاب کے پاس آکر اس پر پھونک مارتی جانماز کو سائڈ پر رکھتے خود باہر نکل گئی۔۔۔۔۔۔اسکے جاتے ہی وہاب نے آنکھیں کھولی۔۔۔۔۔۔۔۔۔اسکی آنکھوں کے سامنے کل کا منظر لہرایا۔۔۔۔۔

انابیہ اسکے گلے لگے رو رہی تھی۔۔۔۔وہاب نے اپنی سوچ کو جھٹکا اور اٹھ کر واشروم چل دیا۔

www.novelsclubb.com

آپ کیسی طبیعت ہے آپکی۔۔۔۔۔۔۔ڈاکٹر نے وہاب کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

------I am perfectly fine now

وہاب کے کہنے پر ڈاکٹر نے مسکرا کر اُسے دیکھا۔۔۔۔۔۔

آپکی رپورٹس بھی بلکل ٹھیک ائی ہے۔۔۔۔۔۔ خطرے کی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔۔۔ آپ گھر بھی جا سکتے ہیں لیکن آپکے سر پر چوٹ لگی ہے جس وجہ سے اس بات کا خیال رکھا جائے کہ آپ کوئی اسٹریس نہ لے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ڈاکٹر نے اُسے ہدایت دیتے ہوئے کہا تو وہاب نے اپنا سر ہلا دیا۔۔۔۔۔

ایان اور انابیہ نے سکھ کا سانس لیا وہ رپورٹس کا ہی ویٹ کر رہے تھے لیکن اللہ کے کرم سے وہ بھی ٹھیک ائی تھی۔۔۔۔۔

شام تک وہ اُسے لیتے گھر پہُنچے۔۔۔۔۔۔۔۔

اب تم صرف ریسٹ کرو گے اور آفس کو بلکل بھول جاؤ کچھ دنوں کے لیے۔۔۔۔۔ سمینہ بیگم نے اُسے ڈانٹتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

جی مما جیسے آپکی مرضی۔۔۔۔۔ وہاب نے سر کو خم دیتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

انابیہ بیٹا تم بھی آرام کرو۔۔۔۔۔ ثمینہ بیگم اُسے پیار دیتی باہر نکل گئ۔۔۔۔۔

انابیہ فریش ہو کر باہر نکلی تو وہاب پہلے ہی سو چکا تھا۔۔۔۔دوائیوں کی وجہ سے وہ زیادہ دیر سویا ہی رہتا تھا جبکہ انابیہ جو خود بھی بُہت تھکی ہوئی تھی لیٹتے ہی نیند کی وادیوں میں اُتر چکی تھی۔

آپ دونوں کو بیگم صاحبہ نیچے بلا رہی ہے۔۔۔۔۔۔پاکیزہ نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے اُنھیں کہا۔۔۔۔

ٹھیک ہے پاکیزہ آپا ہم اتے ہے۔۔۔۔۔وہاب نے اُسے کہا تو وہ سر ہلاتی چلی گئی۔۔۔۔

وہ دونوں نیچے ائے تو ثمینہ بیگم اور زاہد صاحب باہر گارڈن میں کھڑے تھے جبکہ ایان آفس جا چکا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

جی مما اپنے بلایا ہمیں۔۔۔انابیہ نے اُن کے پاس اتے ہوئے کہا۔۔۔

بیٹا یہ بکرے منگوائے ہے صدقے کے لیے تم دونوں ہاتھ لگا دو۔۔۔۔سمینہ بیگم نے اُنسے کہا تو انہوں نے بڑی بری اُن پر اپنا ہاتھ لگا دیا۔۔۔۔۔۔

ثمینہ بیگم ملازم کو ہدایت دیتی اُنکو لے کر tv لاؤنج میں آگئی۔۔۔۔۔۔

اب کیسی طبیعت ہے تم دونوں کی۔۔۔۔۔۔زاہد صاحب نے پوچھا۔۔۔۔۔

بلکل ٹھیک پاپا۔۔۔۔۔انابیہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔

پاکیزہ دودھ لے کرائو وہاب کے لیے۔۔۔۔۔سمینہ بیگم کے کہنے پر وہ دودھ کا گلاس لیتی اسکے پاس ائی۔۔۔۔۔

مما میں بچا تھوڑی ہوں۔۔۔۔۔۔وہاب نے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔

چپ چاپ پی لو بس۔۔۔۔۔۔سمینہ بیگم کے کہنے پر اُسنے نہ چاہتے ہوئے بھی چپ کر کے دودھ پی کیا اور آرام کرنے کہا کہتا اپنے کمرے میں چلا گیا جبکہ انابیہ

ثمینہ بیگم کے پاس ہی بیٹھی رہی۔

وہ اس وقت بیڈ کی پشت سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا۔جب انابیہ ہاتھ میں باؤل لیے کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔۔ابھی ابھی ایان اسکے کمرے سے نکل کر گیا تھا۔۔۔۔۔۔

یہ مما نے آپکے لیے سوپ بنایا ہے اور سختی سے کہا ہے کہ اسے پورا ختم کرنا ہے اپنے۔۔۔۔۔انابیہ نے اسکے پاس بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔۔

تم نے اپنی ڈریسنگ کی ہے۔۔۔۔۔وہاب نے اُسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

جی میں نے کرلی تھی لیکن آپکی آواز کو کیا ہوا آپکی طبیعت ٹھیک ہے۔۔۔۔کہیں

پین ہو رہی ہے کیا؟؟؟؟؟انابیہ نے اسکی تھکی ہوئی آواز سن کر فکر مندی سے پوچھا۔۔۔۔۔

بس سر میں درد ہو رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔وہاب نے اپنے بالوں میں ہاتھ چلاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔

آپ یہ سوپ پیلے پھر آپکو میڈیسن دیتی ہوں میں۔۔۔۔انابیہ اُسے کہتی سوپ پلانے لگی جبکہ وہاب بغیر کچھ کہے اسکے ہاتھ سے سوپ پی رہا تھا۔۔۔۔۔۔سوپ پینے کے بعد وہ اُسے میڈیسن دیتی وہاں سے اٹھنے لگی تو وہاب نے اُسکا ہاتھ پکڑ کر اُسے روکا۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

میرا سر دبا دو گی انابیہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہاب کے کہنے پر انابیہ اپنا سر ہلاتی اسکے بائیں جانب آکر بیٹھ گئی۔۔۔۔ابھی وہ بیٹھی ہی تھی کے وہاب نے اُسکی گود میں اپنا سر رکھ دیا۔۔۔۔انابیہ کے لیے یہ سب غیر متوقع تھا اس لیے وہ آنکھوں میں حیرانی لیے اُسے دیکھ رہی تھی جو اسکی گود میں سر رکھے آنکھیں موند گیا تھا۔۔۔۔۔۔

انابیہ۔۔۔۔۔۔وہاب کے پکارنے پر وہ ہوش میں اتی اُسکا سر دبانے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔اُسے کافی ٹائم یونہی اُسکا سر دبانے میں گزر گیا۔۔۔۔جب اُسے احساس ہوا کے وہاب سو چکا ہے۔۔۔۔۔اُسے خود بھی بہت نیند آ رہی تھی لیکن وہ اب وہاب کو ڈسٹرب نہیں کرنا چاہتی تھی اس لیے بیڈ کی پشت سے ٹیک لگائے سونے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔۔۔

وہاب کو اپنا جسم گرم ہوتا محسوس ہوا تو اُسنے اُٹھنے کی کوشش کی۔۔۔۔لیکن انابیہ کو یوں سوتا دیکھ اُسے دیکھتا رہ گیا۔۔۔۔۔۔۔انابیہ سر ایک طرف گرائے سکون سے سو رہی تھی۔۔۔۔۔

وہاب نے اسکے بالوں کی لٹ کو پیچھا کیا تو وہ گڑ بڑا کر آٹھ گئ۔۔۔۔۔۔

کیا ہوا؟؟آپ ٹھیک ہے؟؟؟؟؟انابیہ نے اُسے دیکھتے ہوئے پوچھا جسکا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

لیکن وہاب نے کوئی جواب دیے بغیر سیدھا ہو تا لیٹ گیا۔۔۔۔۔۔انابیہ نے اسکے

ماتھے پر ہاتھ رکھا تو تپتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

آپکو تو اتنا تیز بخار ہو رہا ہے وہاب۔۔۔۔۔۔میں ایان کو بلا کر لیتی

ہوں۔۔۔۔۔انابیہ کہتی جانے لگی جب وہاب نے اُسے روکا۔۔۔۔

وہ سو گیا ہو گا آج اُسنے دو تین میٹنگز اٹینڈ کی ہے اُسے ریسٹ کرنے

دو۔۔۔۔۔وہاب نے آنکھیں بند کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

پر آپکی طبیعت خراب ہو رہی ہے۔۔۔۔۔۔انابیہ نے پریشانی سے اپنے ہاتھ مسلتے

ہوئے کہا لیکن وہاب کی جانب سے کوئی جواب نہ پا کر وہ مزید پریشان

ہوئی۔۔۔۔۔۔اور دوبارہ ہاتھ لگا کر اُسکا ٹیمپریچر چیک کیا۔۔۔۔۔اور پھر کچھ سوچتی

باہر چلی گئی واپسی پر اسکے ہاتھ میں پانی کا ایک باؤل اور چھوٹا ٹاول تھا۔۔۔۔وہ اسکے

پاس بیٹھتی اسکے سر پر ٹھنڈے پانی کی پٹیاں کرنے لگی۔۔۔۔۔۔۔وہ ساری رات

اسکی پٹیاں کرتی رہی پھر صبح فجر کی نماز کے بعد اُسنے وہاب کا ٹمپریچر چیک کیا تو وہ

کافی بہتر ہو چکا تھا۔۔۔انابیہ بیڈ کے پاس پڑی کرسی پر بیٹھ گئی اور وہاب کو دیکھے گئی اُسے پتہ ہی نہیں چلا کب وہ بیڈ پر سر رکھتے سو چکی تھی۔

وہاب کی آنکھ کھلی تو اسکی پہلی نظر اس پر پڑی جو بیڈ پر سر رکھے سو رہی تھی اُسے دیکھ کر وہاب کے چہرے پر مسکراہٹ خود بہ خود پھیل گئی۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہاب نے اُٹھتے ہوئے بیڈ سے ٹھیک لگائی اور فرصت سے اُسے دیکھنے لگا۔۔۔۔پھر پاس پڑے پانی کے باؤل کو دیکھ کر وہ سمجھ گیا کے ساری رات وہ جاگتی رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

دروازہ ناک ہونے کی آواز آئی تو انابیہ کی بھی نیند میں خلل پیدا ہوا اُسنے اٹھتے ہوئے

وہاب کو دیکھا جو اُسے دیکھنے میں مصروف تھا۔۔۔۔۔۔۔

کیا ہوا آپ ٹھیک ہے اب۔۔۔۔۔۔انابیہ نے اسکے ماتھے پر ہاتھ رکھتے ہوئی پوچھا۔۔۔۔۔

اللہ کا شکر اب بخار نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔انابیہ نے شکر کرتے ہوئے کہا اور اٹھ کر دروازہ کھولا تو ایان کھڑا تھا۔۔۔۔۔

ہیلو angel۔۔۔۔۔۔میں یہ بتانے آیا تھا کے اج بھائی کا چیک اپ کروانے جانا ہے تو میں اُنھیں لے چلو گا وہ ریڈی ہو کے نیچے آ جائے۔۔۔۔۔۔ایان کے کہنے پر وہ سے ہلاتی اندر آ گئی جہاں وہ فریش ہونے جا چکا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ دونوں نیچے اتر رہے تھے جب انابیہ کو اپنا سر گھومتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔اس سے پہلے کے وہ نیچے گرتی وہاب نے اُسے پکڑتے ہوئے گرنے سے بچایا۔۔۔۔۔۔۔

کیا ہوا ہے تمہیں۔۔۔۔نیند پوری نہیں ہوئی ساری رات جاگتی رہی ہو۔۔۔میں نے کہا بھی ہے کے ریسٹ کر لو سو جاؤ لیکن تمہیں میرے ساتھ ہسپتال جانا

ہے۔۔۔وہاب نے اُسے سیدھا کھڑے کرتے ہوئے غصے میں کہا جو زیادہ ہی ضدی ہوتی جارہی تھی۔۔۔۔۔

میں بلکل ٹھیک ہوں۔۔۔بس پیر پھسل گیا تھا۔۔۔۔۔۔انابیہ نے بات ٹالتے ہوئے کہا اور نیچے چل دی۔۔۔۔۔۔

مما انابیہ بھی میرے ساتھ جارہی ہے تو اسکا بھی چیک اپ

کروالے گے۔۔۔ابھی ابھی اسے اتنے برے چکرائے ہے یہ گرنے والی تھی۔۔۔۔۔وہاب نے ڈائنگ ٹیبل پر بیٹھتے ہوئے کہا وہ جانتا تھا انابیہ صرف ثمینہ بیگم کے قابو ہی آسکتی ہے۔۔۔۔۔۔

کیا۔۔۔کیا ہوا ہے تمہیں انابیہ۔۔۔سمینہ بیگم نے فکر مندی سے پوچھا تو انابیہ نے غصے میں وہاب کو دیکھا جو اپنے کندھے اچکاتے ہوئے ناشتہ کرنے میں مصروف ہو گیا۔۔۔۔۔

مما پیر پھسل گیا تھا وہاب تو یونہی بول رہے ہیں بس۔۔۔۔۔۔۔انابیہ نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔۔۔۔ لیکن انابیہ نے اب ثمینہ بیگم سے وہ ساری ہدایتیں سنی تھی جس پر وہ کبھی بھی عمل نہیں کرتی۔۔۔ جبکہ وہاب ہستے ہوئے اسکی حالت کو انجوائے کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔

چلے ڈاکٹر کی ٹائمنگ صبح کی ہی ہے۔۔۔۔ایان نے اٹھتے ہوئے کہا تو وہاب اور انابیہ اسکے ساتھ چل دیئے۔۔۔۔۔۔

وہاب اب بلکل ٹھیک تھا ڈاکٹر نے اُسکی میڈیسن بھی ختم کروادی تھی اور انابیہ کے بھی ستیچیس کھل گئے تھے لیکن وہاب کی ضد پر انابیہ کے بلڈ ٹیسٹ کروائے گئے تھے کو اُسنے سو بہانے بناتے ہوئے ٹالنا چاہے لیکن جیسے وہاب اج اُسے بھی زیادہ ضدی بنا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ سب اپنے جان بوجھ کر کیا ہے نہ۔۔۔۔۔۔انابیہ اسکے پاس بیٹھتی ہوئی غصے میں بولی۔۔۔۔

بلکل۔۔۔۔۔وہاب نے اُسے دانت دکھاتے ہوئے کہا۔۔توانابیہ کلس کر رہ گئی۔۔۔۔۔۔

ڈاکٹر اس وقت انابیہ کی رپورٹس دیکھنے میں مصروف تھا جبکہ انابیہ بس وہاب کو گھوری جارہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

Mrs Wahab۔۔۔۔۔

آپکی رپورٹس سے پتہ چل رہا ہے کے آپ اپنی ڈائیٹ اور اپنی ہیلتھ میں بلکل لاپروائی برتی ہے۔۔۔۔ڈاکٹر نے اُسے دیکھتے ہوئے کہا جو حیران ہوتی اُسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

ڈاکٹر کیا کوئی سیریس مسئلہ ہے۔۔۔۔۔وہاب نے فکر مند ہوتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔۔

نہیں زیادہ پریشانی کی بات نہیں ہے۔۔۔۔۔

------but she is very weak Mr Wahab

High level iron deficiency and low level of

.......haemoglobin

ڈاکٹر نے وہاب کو دیکھتے ہوئے کہا جبکہ انابیہ ٹیری نظروں سے وہاب کا ریکشن دیکھ رہی تھی وہ واقعی فکر مند لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

تو کوئی ٹریٹمینٹ یا میڈیسن۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہاب نے ڈاکٹر سے پوچھا۔۔۔۔

جی بلکل کچھ میڈیسن ہے اور کچھ انکو اپنی ڈائیٹ کا پروپر خیال رکھنا ہو گا۔۔۔۔۔۔ڈاکٹر اُسے کہتا سامنے پڑے پیپر پر کچھ دوائیاں درج کرنے لگا۔۔۔۔۔۔۔جبکہ وہاب نے انابیہ کو دیکھا جو ایسے لاتعلق بیٹھی تھی جیسے اُسکا یہاں ذکر ہی نہیں ہو رہا۔۔۔۔۔۔۔

واپسی پر انابیہ نے وہاب اور ایان سے تمام ہدایتیں سن لی تھی بس اب وہ اُنھیں ایک ہی بات کہنا چاہتی تھی اُسنے ہمت کرتے ہوئے وہاب کو پُکارا۔۔۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہاب۔۔۔۔آپ مما کو کچھ نہیں بتائے گے نہ۔۔۔۔۔انابیہ نے اُسے معصوم سا منہ بنا کر پوچھا۔۔۔۔۔۔۔

بلکل میں مما کو کچھ نہیں بتاؤ گا بلکہ میں اُنھیں یہ

رپورٹس دکھاؤں گا وہ خود ہی سمجھ جائے گی۔۔۔۔۔وہاب نے اُسے دیکھتے ہوئے کہا تو انابیہ کی مسکراہٹ فوراً سمٹی۔۔۔۔

میں پکا خیال رکھو گی پلز آپ مما کو مت بتائے نہ۔۔۔۔۔انابیہ نے اسکی منت کرتے ہوئے کہا تو وہاب نے سعد انکار کر دیا۔۔۔

آپ۔۔۔۔انابیہ اُسے کچھ کہتی اسے پہلے ہی وہاب نے ایک نظر اس پر دوڑائی کہ انابیہ وہی چپ کر گئی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

انابیہ اس وقت منہ بناتے ہوئے دودھ کے گلاس کو دیکھ رہی تھی جو پاکیزہ اُسے ثمینہ بیگم کے کہنے پر دے کر گئی تھی۔۔۔۔۔۔

یہ پورا گلاس مجھے پینا پڑے گا۔۔۔۔۔انابیہ نے دودھ کا گلاس دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔اور پھر اٹھ کر وہاب کو دیکھا جو شائد آپ سو چکا تھا۔۔۔۔۔

انابیہ نے گلاس اٹھاتے ہوئے ایک دفعہ پھر وہاب کو دیکھا اور چپ کر کے باہر نکل گئی۔۔۔۔ٹیرس پر پہنچ کر اُسنے سائڈ پر پڑے ایک باؤل میں دودھ الٹا دیا۔۔۔۔۔۔جو شائد چڑیوں کی خوراک کے لیے رکھا تھا۔۔۔۔۔۔انابیہ دودھ باؤل میں ڈالتی خود سائڈ پر بیٹھ گئی اور تھوڑی دیر میں ہی ایک بلی وہاں بیٹھی دودھ ختم کر گئی تھی۔۔۔۔۔۔انابیہ یونہی کچھ دیر وہاں بیٹھی رہی پھر ٹائم کا احساس ہوا تو اٹھ کر اپنے کمرے میں چل دی۔

مما میں آپکی کوئی ہیلپ کروادو۔۔۔۔انابیہ نے کچن میں اتے ہوئے کہا جہاں ثمینہ بیگم ناشتہ بنانے میں مصروف تھی۔۔۔۔۔

انابیہ مجھے تم سے یہ امید نہیں تھی۔۔۔۔۔تم ایسے کروگی۔۔۔۔۔۔۔سمینہ بیگم نے انابیہ کو غصے میں دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

کیا ہوا مما۔۔۔۔۔انابیہ نے ذرا پریشان ہوتے ہوئے کہا۔۔۔۔

تمھیں پتہ ہے کہ تمھاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے پھر بھی تم نے کیا کیا دودھ جا کر باؤل میں الٹا دیا۔۔۔۔۔۔۔سمینہ بیگم کے کہنے پر انابیہ حیرانی سے اُنھیں دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

نہیں مما میں۔۔۔۔۔انابیہ کی بات کو ثمینہ بیگم نے بیچ میں ہی کاٹ دیا۔۔۔۔۔۔۔

جھوٹ مت بولنا مجھے وہاب نے بتایا ہے۔۔۔اُسنے تمہیں خود دیکھا ہے۔۔۔۔۔۔سمینہ بیگم نے اُسے کہا تو انابیہ کو وہاب پر بُہت غصّہ آیا بھلا کیا ضرورت تھی مما کو بتانے کی اگر دیکھ ہی لیا تھا تو۔۔۔۔۔۔۔۔

مما آئی ایم سوری۔۔۔۔۔آئندہ ایسا نہیں ہو گا۔۔۔۔۔انابیہ نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔

مجھے بُہت دُکھ ہوا تمہاری اس حرکت سے انابیہ۔۔۔۔تم بُہت لاپرواہ ہو۔۔۔۔۔سمینہ بیگم اُسے کہتی کام میں مصروف ہو گئی جبکہ انابیہ اُنھیں بے بسی سے دیکھتے اپنے کمرے میں چل دی۔۔۔۔۔

وہ کمرے میں پہنچی تو وہاب ڈریسنگ مرر کے سامنے کھڑا اپنے بال سیٹ کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

آپ۔۔۔۔۔انابیہ نے اندر آتے ہوئے اُسے پُکارا تو وہاب اسکی جانب پلٹا۔۔۔۔۔۔۔

آپ نے ایسا جان بوجھ کر کیا ہے نہ بتائے مجھے اگر اپنے دیکھ لیا تھا کے میں دودھ پھینک رہی ہوں تو اپنے مما کو جان بوجھ کر بتایا تا کہ وہ مجھ سے ناراض ہو جائے بتائے مجھے۔۔۔۔۔۔۔انابیہ نے اُسکے سامنے اپنی انگلی لہراتے ہوئے کہا۔۔۔۔

یہ یہ کیا کر رہی ہو تم۔۔۔مجھ سخت نفرت ہے اس طرح کی حرکت سے۔۔۔۔۔۔وہاب نے اسکی لہراتی ہوئی انگلی کو دیکھ کر کہا تو انابیہ نے فوراًاپنی انگلی نیچے کی۔۔۔۔۔

میں تو جو کر رہی ہو سو کر رہی ہوں۔۔۔۔آپکو خیال نہیں آیا اتنے بڑے ہو کے شکائتیں لگاتے ہوئے۔۔۔آپکو پتہ ہے آپکی وجہ سے مجھے مما سے کتنی ڈانٹ پڑی ہے۔۔۔۔۔۔انابیہ نے منہ بناتے ہوئے کہا تو وہاب مسکرا دیا۔۔۔۔

تم ایسے کام ہی نہ کیا کرو جس سے تمہیں ڈانٹ پڑے۔۔۔اور مجھ پر الزام مت لگاؤ میں نے کسی کو کچھ نہیں بتایا۔۔۔۔وہاب نے صاف انکار کرنے کی کوشش

کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اوہ۔۔۔۔اب آپ جھوٹ بھی بول رہے ہیں۔۔۔۔۔۔۔توبہ

توبہ۔۔۔۔۔۔انابیہ نے اپنے ہونٹوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا پھر اپنے کانوں کو باری باری ہاتھ لگا کر توبہ کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تمہیں جو سمجھنا ہے خوشی سے سمجھو۔۔۔۔۔۔وہاب اُسے کہتا باہر نکل گیا۔۔۔ جبکہ انابیہ اپنے لال ہوتے چہرے کے ساتھ وہی کھڑی رہی۔۔۔۔۔۔

سمجھتے کیا ہے اپنے آپ کو یہ انہوں نے مجھے ڈانٹ پروائی ہے میں انہیں چھوڑو گی نہیں۔۔۔۔۔انابیہ نے اپنی کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

ذرا اونچا بولو مجھے آواز نہیں ارہی۔۔۔۔ کتنی چھوٹی ہو تم۔۔۔وہاب جو اسکے پیچھے ہی کھڑا اسکی باتیں سن رہا تھا۔۔۔۔۔اس کے چھوٹے قد پر چوٹ کرتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔۔۔

اپنے اپنے۔۔۔۔میرے قد کا مذاق اڑایا ہے۔۔۔۔۔انابیہ نے اُسے غصے میں دیکھتے

ہوئے کہا۔۔۔۔۔

کیا کہہ رہی ہوں آواز نہیں ارہی خیر چھوڑو تمہارے علاوہ

بُہت سے ضروری کام ہے مجھے۔۔۔۔۔۔۔۔وہاب اپنے چہرے پر مسکراہٹ سجاتے ہوئے باہر چلا گیا۔۔۔۔۔۔

جبکہ انابیہ کا غصّہ اب ساتویں آسمان کو چھورہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میں چھوٹی نہیں ہوں آپ ضرورت سے زیادہ ہی لمبے ہے۔۔۔۔۔انابیہ نے پیچھے سے بلند آواز میں کہا تو وہاب ایک دفع پھر سے مسکرا دیا۔۔۔۔۔۔۔

خود اتنے لمبے ہے اور مجھے باتیں سنا رہے ہیں۔۔۔۔ہمم۔۔۔۔۔۔انابیہ نے اپنے بال ایک ادا سے اچھالتے ہوئے کہا۔۔۔اب اس بیچارے کا کد تو بلکل ٹھیک تھا پر وہاب کے سامنے وہ بُہت چھوٹی لگتی تھی۔

ڈائننگ ٹیبل پر سب بیٹھے معمول کے مطابق کھانا کھا رہے تھے۔۔۔۔جبکہ انابیہ اج ضرورت سے زیادہ ہی کھا رہی تھی انداز سے صاف ظاہر تھا کہ ثمینہ بیگم کو منانے کے چکر میں وہ ایسا کر رہی ہے۔۔جبکہ وہاب اُسے دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔۔وہ جانتا تھا ثمینہ بیگم کی ناراضگی کے ڈر سے وہ آئندہ ایسا کام نہیں کرے گی وہ تو اُسنے کل دیکھ لیا ورنہ انابیہ تو شاید ہر روز ہی دودھ پھینک دیا کرتی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مما دیکھے میں نے اج دو پراٹھے کھائے ہے۔۔۔۔۔انابیہ نے ثمینہ بیگم کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔تو انہوں نے محض اپنا سر ہلا دیا۔۔۔جبکہ انابیہ نے ایک تیکھی نظر وہاب پر دوڑائی جیسے کہنا چاہ رہی ہوں یہ سب آپکی وجہ سے ہی ہوا ہے۔۔۔۔۔وہاب نے اُسے دیکھتے ہوئے کندھے اچکا دیا اور اپنے کھانے میں

مصروف ہو گیا۔۔۔۔۔۔۔

مما۔۔۔آئی ام سوری۔۔۔۔۔۔۔پلز مجھ سے ناراض مت ہو۔۔۔۔۔۔۔۔انابیہ نے

ثمینہ بیگم کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا وہ تو باقاعدہ اب رونے بھی

لگ گئی تھی۔۔۔۔جبکہ اسکے آنسو دیکھ ثمینہ بیگم بھی فوراً پھگلی تھی۔۔۔۔۔۔۔

مما بس کر دے اب آئندہ نہیں کرے گی angel ایسے۔۔۔۔دیکھے وہ رو بھی

رہی ہے۔۔۔۔۔ایان نے انابیہ کو روتا دیکھ فوراً کہا۔۔۔۔

انابیہ بیٹا مت رو۔۔۔میں تم سے ناراض نہیں ہوں۔۔۔۔۔بس مجھے تھوڑا غصّہ آیا

تھا کہ تم اپنی صحت کا بلکل خیال نہیں رکھتی۔۔۔۔۔۔سمینہ بیگم نے اسکے آنسو

صاف کرتے ہوئے کہا تو انابیہ فوراً اُنکے گلے لگی۔۔۔۔۔

مما i promise جیسے آپ کہے گی میں وہی کرو گی۔۔۔۔آپ جو کھانے کے

لیے کہے ہی میں بلکل منع نہیں کرو گی۔۔۔۔۔۔انابیہ کی بات سن کر سب مسکرا

دیے۔۔۔۔۔

میں بھی میں بھی۔۔۔۔۔ایان اپنی جگہ سے اٹھتا ثمینہ بیگم اور انابیہ کے گلے لگ گیا۔۔۔۔۔۔۔وہاب اُنھیں دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔۔۔اب یہ بات تو وہ بُہت اچھے سے جان گیا تھا کہ انابیہ کی محبت اُن سب کے لیے بلکل سچی ہے وہ کوئی دکھاوا نہیں کر رہی۔۔۔۔۔۔پھر کچھ سوچ کر اسکی مسکراہٹ سمٹی۔۔۔۔۔اُسے اپنے سائن کیے ہوئے divorce پیپرز یاد ائے۔۔۔۔۔۔

کیا مجھے اُن کے بارے میں اب انابیہ کو بتادینا چاہیے۔۔۔۔۔۔مما پاپا اور ایان کیا وہ کبھی میرے اس فیصلے کو مان سکے گے۔۔۔وہاب نے سوچتے ہوئے ایک دفع پھر انابیہ کو دیکھا۔۔۔۔۔۔۔

اب وہ ثمینہ بیگم کے پاس بیٹھی ہوئی تھی اور وہ اُسے فروٹ کاٹ کر دے رہی تھی۔۔۔۔۔جو انابیہ اُنکی خوشی کے لیے مسکراتے ہوئے کھا رہی تھی اور اب ایان اُسے جوس کا گلاس دے رہا تھا۔۔۔۔۔جبکہ زاہد صاحب مسکراتے ہوئے اپنی فیملی

کو دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔

انابیہ ان سب کے لیے بہت اہم ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ میں کبھی انہیں اُن پیپرز کا علم نہیں ہونے دوگا۔۔۔۔۔۔۔ وہاب سوچتا اُنھیں الوداعی کلمات کہتا آفس کے لیے نکل گیا۔

----

www.novelsclubb.com---------

جاری ہے